بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلافت کے بارہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے اقتباسات

سیدناحضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃ۔یعنی میں نے اپنی طرف سے خلیفہ کرنے کاارادہ کیاسو میں نے آدم کوپیداکیامیں زمین پرکرنے والاہوں یہ اختصاری کلمہ ہے یعنی اس کو قائم کرنا والاہوں اس جگہ خلیفہ کے لفظ سے ایسا شخص مرادہے کہ جوارشاداورہدایت کے لئے بین اللہ اوربین الخلق واسطہ ہوخلافت ظاہری کے جوسلطنت اورحکمرانی پراطلاق پاتی ہے مرادنہیں ہے اورنہ وہ بجزقریش کے کسی دوسرے کے لئے خداکی طرف سے شریعت اسلام میں مسلم ہوسکتی ہے بلکہ یہ محض روحانی مراتب اورروحانی نیابت کاذکرہے اورآدم کے لفظ سے بھی وہ آدم جوابوالبشرہے مرادنہیں۔بلکہ ایسا شخص مرادہے جس سے سلسلہ ارشاداورہدایت کاقائم ہوکرروحانی پیدائش کی بنیادڈالی جائے گویاوہ روحانی زندگی کے روسے حق کے طالبوں کاباپ ہے یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ کیاگیاہے ایسے وقت میں جبکہ اس سلسلہ کانام ونشان نہیں۔"

(روحانی خزائی جلدنمبر1،صفحہ585-586،براہین احمدیہ صفحہ 492-493۔حاشیہ درحاشیہ نمبر۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میں بڑے دعویٰ او راستقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پرہوں اور خدا ئے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہان تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحتِ اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پُتلی کی طرح اس مشتِ خاک کو کھڑا کردیا ہے"۔

(روحانی خزائن جلد3صفحہ 403،ازالہ اوہام صفحہ303)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اس واسطے رسول کریم ﷺ نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔لہٰذا خداتعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف واولیٰ ہیں۔ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تاقیامت قائم رکھے۔سو اسی غرض سے خداتعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا۔تادنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات خلافت سے محروم نہ رہے"۔

(روحانی خزائن جلد6صفحہ 353،شہادۃ القرآن صفحہ57)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا کا یہ قانون قدرت ہے کہ جب خدا کے رسول کا کوئی خلیفہ اس کی موت کے بعد مقرر ہوتا ہے تو شجاعت اور ہمت اور استقلال اور فراست اور دل قوی ہونے کی روح اس میں پھونکی جاتی ہے جیسا کہ یشوع کی کتاب باب اول آیت نمبر ۶ میں حضرت یشوع کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مضبوط ہو اور دلاوری کر یعنی موسیٰ تو مر گیا اب تو مضبوط ہو جا یہی حکم قضاء وقدر کے رنگ میں نہ شرعی رنگ میں حضرت ابوبکر کے دل پر بھی نازل ہوا تھا۔تناسب اور تشابہہ واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابوبکر بن قحافہ اور یشوع بن نون ایک ہی شخص ہے۔استخلافی مماثلت نے اس جگہ کس کر اپنی مشابہت دکھلائی ہے یہ اس لئے کہ کسی دو لمبے سلسلوں میں باہم مشابہت کو دیکھنے والے طبعاً یہ عادت رکھتے ہیں کہ یا اول کو دیکھا کرتے ہیں یا آخر کو مگر دو سلسلوں کی درمیانی مماثلت کو جس کی تحقیق وتفتیش زیادہ وقت چاہتی ہے دیکھنا ضروری نہیں سمجھتے بلکہ اول اور آخر پر قیاس کر لیا کرتے ہیں اس لئے خدا نے اس مشابہت کو جو یشوع بن نون اور حضرت ابوبکر میں ہیں۔جو دونوں خلافتوں کے اول سلسلے میں ہیں اور نیز اس مشابہت کو جو حضرت عیسیٰ بن مریم اور اس امت کے مسیح موعود میں ہے جو دونوں خلافتوں کے آخر سلسلے میں ہیں۔اجلیٰ بدیہیات کر کے دکھلا دیا"

(روحانی خزائن جلد17،185-186،تحفہ گولڑویہ صفحہ58-59)

سیدناحضرت مسیح موعود علیہ الصوۃ والسلام رسالہ الوصیت میں مزید فرماتے ہیں:۔

”یہ خداتعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے {کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ} اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہوجائے اوراُس کا مقابلہ کوئی نہ کرسکے۔اسی طرح خداتعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کردیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کردیتا ہے۔لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کاموقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کرچکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کردیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں“۔

(روحانی خزائن جلد نمبر20 صفحہ304،رسالہ الوصیت صفحہ4)

سیدناحضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

”اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خداتعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلادے۔سو اب ممکن نہیں ہے کہ خداتعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کردیوے۔... تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔... جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا... ہمارا خدا وعدوں کا سچّا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گاجس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے، پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہوجائیں جن کی خدا نے خبر دی۔میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسّم قدرت حضرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:-”جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے

ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اُس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔۔اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"۔

)روحانی خزائن جلد نمبر20 صفحہ305-306 ، رسالہ الوصیت،صفحہ5-6)

(الحکم14اپریل1908،ملفوظات جلد5ص524-525)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا خلیفہ جو ہوتو ہے ردائے الٰہی کے نیچے ہوتا ہے اس لئے آدم علیہ السلام کے لئے فرمایا کہ نَفَخۡتُ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ(الحجر،آیت 30)"

(ملفوظات جلد نمبر 1صفحہ 557)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دے کر فرمایا۔اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۬ۙ شَاہِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا۔(المزمل:16)یعنی ہم نے ایک رسول بھیجا جیسے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا تھا ہمارا رسول مثیل موسیٰ ہے ایک اور جگہ فرمایا۔وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ۔(سورۃ النور:آیت 56)کہ اس مثیل موسیٰ ؑ کے خلفاء بھی اسی سلسلہ سے ہونگے جیسے کہ موسیٰ ؑ کے خلفاء سلسلہ وار آئے اس سلسلہ کی میعاد چودہ سو برس تک رہی برابر خلفاء آتے رہے۔یہ ایک اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیشگوئی تھی کہ جس طرح سے پہلے سلسلہ کا آغاز ہوا ویسے ہی اس سلسلہ کا آغاز ہو گا"

(ملفوظات جلد نمبر 1صفحہ25-26)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالاتفاق مثیلِ موسیٰ ہیں۔سورۃ نور میں بھی ذکر کیا گیا ہے کہ سلسلہ محمدیہ موسویہ سلسلہ کا مثیل ہے۔حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی انبیاء کا ذکر قرآن شریف نے نہیں کیا۔لَمْ نَقْصُصْ (المومن:۷۹) کہہ دیا۔یہاں بھی سلسلہ محمدیہؐ میں درمیانی خلفاء کا نام نہیں لیا۔جیسے وہاں ابتدا اور انتہاء بتائی ،یہاں بھی یہ بتادیا کہ ابتداء مثیل موسیٰ ؑ سے ہوگی اور انتہاء مثیل عیسیٰ ؑ پر۔گویا خاتم الخلفاء وہی ہے جس کو دوسرے لفظوں میں مسیح موعود کہتے ہیں۔موعود اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا وعدہ کیا گیا ہے۔“

(ملفوظات جلد نمبر 1صفحہ 475)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

”خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں ،انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد نمبر 2صفحہ 666)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

”صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ بہت خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سرنو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح واستحکام ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں یہ بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ خدا تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمادے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا تعالیٰ کے انتخاب میں نقص نہیں۔“

(ملفوظات جلد نمبر 2صفحہ 524-525)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”سوال کیا گیا کہ خلیفہ کے آنے کا مدعا کیا ہوتا ہے؟۔۔۔ فرمایا:۔ اصلاح۔ دیکھو حضرت آدم سے نسل انسانی کا سلسلہ شروع ہوا اور ایک مدت دراز کے بعد جب انسانوں کی عملی حالتیں کمزور ہو گئیں اور انسان زندگی کے اصل غایت بھول کر ہدایت کی راہ سے دور جا پڑے تو پھر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک ماموراور مرسل کے ذریعہ سے دنیا کو ہدایت کی اور ضلالت کے گڑھے سے نکالا۔ شانِ کبریائی نے جلوہ دکھایا اور ایک شمع کی طرح نورِ معرفت دنیا میں دوبارہ قائم کیا گیا۔ ایمان کو نورانی اور روشنی والا ایمان بنادیا۔“

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 560)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اُس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے“

(الحکم قادیان 14/اپریل 1908)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حکم وعدل بیان فرماتے ہیں:۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں یہی بھید تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا اور خدا کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا۔“

(الحکم، 16 اپریل 1908ئ)